۱۹؍جنوری ۱۹۰۱ء

استغفار کلیدِ ترقیات ہے

ایک شخص نے اپنے قرض کے متعلق دُعا کے واسطے عرض کی۔ فرمایا:
"استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سُبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے نیز استغفار کلیدِ ترقیات ہے۔"[1]

---

20 jan 1901

۲۰؍جنوری ۱۹۰۱ء

قرآن شریف میں مسیح موعود اور اُس کی جماعت کا ذکر

فرمایا: "قرآن شریف میں چار سُورتیں ہیں، جو بہت پڑھی جاتی ہیں۔ اُن میں مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کا ذکر ہے (۱) سُورۃ فاتحہ جو ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں ہمارے دعوے کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ اس تفسیر میں ثابت کیا جائے گا۔ (۲) سُورۃ جمعہ جس میں اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ (الجمعۃ: ۴) مسیح موعودؑ کی جماعت کے متعلق ہے۔ یہ ہر جمعہ میں پڑھی جاتی ہے (۳) سُورۃ کہف جس کے پڑھنے کے واسطے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے۔ اس کی پہلی اور پچھلی دس آیتوں میں دجّال کا ذکر ہے۔ (۴) آخری سُورۃ قرآن کی جس میں دجّال کا نام خنّاس رکھا گیا ہے۔ یہ وُہی لفظ ہے جو عبرانی توریت میں دجّال کے واسطے آیا ہے۔ یعنی نحاش נחש۔ ایسا ہی قرآن شریف کے اور مقامات میں بھی بہت ذکر ہے۔"

---

before starting Tafseer sura fatiha

تفسیر سُورہ فاتحہ

تفسیر سُورۃ فاتحہ ابھی تک لکھنی شروع نہیں ہوئی اور دن تھوڑے سے رہ گئے ہیں۔ اس پر فرمایا:

"ابتک ہم نہیں جانتے کہ ہم کیا لکھیں۔ توکّلاً علی اللہ اس کام کو شروع کیا گیا ہے۔ ہم موجودہ مواد پر بھروسہ نہیں رکھتے۔ صرف خدا پر بھروسہ ہے کہ کوئی بات دل میں ڈالی جاتے۔ یہ بات میرے اختیار میں نہیں۔ جب وُہ مواد اور حقائق جن کی تلاش میں مَیں ہوں، مجھے مِل گئے تو پھر اُن کو فصیح وبلیغ عربی میں لکھا جائے گا۔ چونکہ انسانوں کو ثواب حاصل کرنے کے واسطے فکر اُٹھانا چاہیے۔ اس واسطے ہم فکر کرتے ہیں۔ آگے جب کوئی بات خداتعالیٰ القاء

---

[1] الحکم نمبر ۳ جلد ۵ صفحہ ۱۰-۱۱ مورخہ ۲۴؍جنوری ۱۹۰۱ء

سے پُوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بَلٰی وَلٰکِنْ اِلَیْکُمْ لَا ہاں حاجت تو ہے، مگر تمہارے آگے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ فرشتوں نے کہا اچھا خدا تعالیٰ کے ہی آگے دُعا کرو، تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ عِلْمُہٗ مِنْ حَالِیْ حَسْبِیْ مِنْ سُوَالِیْ۔ وُہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں[1]۔"

---

14 Feb 1901

۱۴ فروری ۱۹۰۱ء

ابتلاء اس بات پر ذکر کرتے ہوئے کہ مومنین پر تکالیف اور ابتلا آیا کرتے ہیں۔ فرمایا ہے:

ایک شخص حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی لڑکی کا آنحضرت کے ساتھ نکاح کے واسطے عرض کیا اور منجملہ اس لڑکی کی تعریف کے ایک یہ بات بھی عرض کی کہ وُہ اتنی عمر کی ہوئی ہے، مگر آجتک اِس پر کوئی بیماری وارد نہیں ہوئی۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا کہ جو لوگ خدا کے پیارے ہوتے ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے ضرور تکالیف اور ابتلاء آیا کرتے ہیں۔"

[احباب میں سے ایک کو مخالفین کی طرف سے بہت تکالیف پہنچی ہیں۔ اس نے اپنا حال عرض کیا۔ فرمایا:]

"آپ نے بہت تکالیف اُٹھائی ہیں۔ یہ بات آپ میں قابلِ تعریف ہے جس قدر ابتلاء ہوا ہے، اسی قدر انعام بھی ہوگا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔" (الم نشرح: ۷)

مخالفین سے برتاؤ بعض مخالفین جو ہمارے دوستوں کے ساتھ سختی کرتے ہیں اور ان کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اس کے ذکر میں اپنے دوستوں کو نرمی اور درگذر اور شرارت سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"مخالفوں کے مقابلہ میں جوش نہیں دکھانا چاہیے۔ خصوصاً جو جوان ہیں، ان کو مَیں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ ضروری ہے کہ تم جلدی جلدی میرے پاس آؤ۔ معلوم نہیں کہ تم کتنا زمانہ میرے بعد بسر کرو گے۔ پاس رہنے میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ انسان اگر رُو بخدا ہو، تو وُہ تفسیر مجسّم ہوتا ہے اور پاس رہنے میں انسان بہت سی باتیں دیکھ لیتا ہے۔

---

[1] الحکم جلد ۵ نمبر ۶ صفحہ ۱۲ پرچہ ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء

اور سیکھ لیتا ہے۔

سفر کی تعریف

ایک شخص کا تحریری سوال پیش ہوا کہ مجھے دس پندرہ کوس تک اِدھر اُدھر جانا پڑتا ہے۔ مَیں کس کو سفر سمجھوں اور نمازوں میں قصر کے متعلق کس بات پر عمل کروں۔ مَیں کتابوں کے مسائل نہیں پوچھتا ہوں۔ حضرت امام صادقؑ کا حُکم دریافت کرتا ہوں۔ حضرت اقدس نے فرمایا:

"میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقّتیں اپنے اُوپر نہ ڈال لے۔ عُرف میں جس کو سفر کہتے ہیں، خواہ وُہ تین کوس ہی ہو۔ اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ بعض دفعہ ہم دُو دُو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں، مگر کسی کے دل میں خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔ شریعت کی بِنا دقّت پر نہیں ہے جس کو تم سفر سمجھو، وُہی سفر ہے۔"

here M baig post starts

مسیح موعودؑ کی خاطر نمازیں جمع کیے جانے کی پیشگوئی

اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے۔ ویسا ہی اُس کی رُخصتوں پر عمل کرنا چاہیے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رُخصت بھی خدا کی طرف سے۔

دیکھو۔ ہم بھی رُخصتوں پر عمل کرتے ہیں۔ نمازوں کو جمع کرتے ہوئے کوئی دو ماہ سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ بہ سبب بیماری کے اور تفسیر سورۃ فاتحہ کے لکھنے میں بہت مصروفیت کے ایسا ہو رہا ہے اور ان نمازوں کے جمع کرنے میں تُجْمَعُ لَہُ الصَّلٰوۃُ کی حدیث بھی پُوری ہو رہی ہے کہ مسیح کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود نماز کے وقت پیش امام نہ ہوگا، بلکہ کوئی اور ہوگا اور وہ پیش امام مسیح کی خاطر نمازیں جمع کرائے گا۔ سو اب ایسا ہی ہوتا ہے۔ جس دن ہم زیادہ بیماری کی وجہ سے بالکل نہیں آسکتے۔ اس دن نمازیں جمع نہیں ہوتیں اور اس حدیث کے الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار کے طریق سے یہ فرمایا ہے کہ اُس کی خاطر ایسا ہوگا۔ چاہیے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی عزّت و تکریم کریں اور ان سے بے پرواہ نہ ہو دیں؛ ورنہ یہ ایک گناہِ کبیرہ ہوگا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کو خِفّت کی نگاہ سے دیکھیں۔ خدا تعالیٰ نے ایسے ہی اسباب پیدا کر دیئے کہ اتنے عرصہ سے نمازیں جمع ہو رہی ہیں؛ ورنہ ایک دو دن کے لیے یہ بات ہوتی، تو کوئی نشان نہ ہوتا۔ ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لفظ لفظ اور حرف حرف کی تعظیم کرتے ہیں۔"

تفسیر سورۃ فاتحہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد

تفسیر سورۃ فاتحہ کے ذکر میں فرمایا: